سوال

کامطالبہ (60) کرے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کامطالبہ کرے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ند!

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کامطالبہ کرے

صلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

یرے پاس بعض پاکستانی بھائیوں کی طرف سے ایک سوال آیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے: ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کامطالبہ کرتے اور اسلامی نظام حکومت کی مخالفت کرتے ہیں نیز ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو اس مقصد کے حصول کی خاطر ان سے تعاون کری

رہ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن اہتدی بہداہ

ن اماموں اور حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے تمام امور ومعاملات میں اسلامی شریعت کو نافذ کریں، اس کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف جنگ کریں، اس مسئلہ پر تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے اور بحمد اللہ اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس سلسلہ میں کتاب وسنت کے دلائل بے شمار ہیں جو اہل علم کو معلوم ہ

ـ لَا یُؤْمِنُونَ حَتَّیٰ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوا فِی أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوا تَسْلِیمًا﴿النساء۴/۶۵﴾

ردگار کی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

یا:

وا اللَّهَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ وَأُولِی الْأَمْرِ مِنکُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِی شَیْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَی اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن کُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِکَ خَیْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِیلًا﴿النساء۴/۵۹﴾

للہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں، ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

فِیهِ اخْتَلَفْتُمْ فِیهِ مِن شَیْءٍ فَحُکْمُهُ إِلَی اللَّهِ﴿الشوری ۴۲/۱۰﴾

، میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)''

یا:

ون ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُوقِنُونَ﴿المائدۃ۵/۵۰﴾

نہ جاہلیت کے حکم (قانون) کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالی سے اچھا حکم (قانون) کس کا ہے؟''

ارشاد ہے:

م بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴿المائدہ ۵/۴۷﴾

ر جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔''

ت ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ غیر اللہ کا حکم اللہ کے حکم سے اچھا ہے یا کسی غیر کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے اچھا ہے تو وہ کافر ہے، اسی طرح اس بات پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ کسی کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے خروج جائز ہے یا کسی

ا الْیَهُودَ وَالنَّصَارَیٰ أَوْلِیَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن یَتَوَلَّهُم مِّنکُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِینَ﴿المائدہ ۵/۵۱﴾

ایمان والو! یہود اور نصاری کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرتے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ تعالی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

یا:

تَتَّخِذُوا آبَاءَکُمْ وَإِخْوَانَکُمْ أَوْلِیَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْإِیمَانِ ۚ وَمَن یَتَوَلَّهُم مِّنکُمْ فَأُولَٰئِکَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴿التوبۃ۹/۲۳﴾

والو! اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور جو ان سے دوستی رکھیں گے، وہ ظالم ہیں۔''

نے ذکر کیا یہ ایک طالب حق کے لئے موجب کفایت وقناعت ہے، اللہ تعالی حق بات ارشاد فرماتا ہے اور راہ راست کی طرف رہنمائی فرماتا ہے، ہم اللہ تعالی کی بارگاہ قدس میں دست بدعا ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو درست فرمادے، انہیں حق پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمادے، دشمنان اسلام کو ناکام ونا

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

سوال: ان مسلمانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو خود ساختہ قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن کریم اور سنت مطہرہ موجود ہے؟

قسم کے لوگوں کے بارے میں جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اور پھر غیر منزل من اللہ سے فیصلے کراتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی شریعت کافی نہیں ہے اور عصر حاضر میں وہ اس قابل نہیں کہ اس کے مطابق حکم دیا جائے، میری رائے وہی ہے جو اللہ تعالی نے اپنے حسب ذیل ارشاد میں فرما

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (النساء ۴/۶۵)

ردگار کی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

فرمایا:

م بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ (المائدہ ۵/۴۴)

ند کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ کافر ہیں۔''

الی کی شریعت کو چھوڑ کر غیر شریعت سے فیصلہ کراتے، اسے جائز سمجھتے اور شریعت الہی کی روشنی میں فیصلہ کی نسبت اسے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں تو بلاشک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر، ظالم اور فاسق ہیں جیسا کہ سابقہ دو آیتوں اور دیگر آیات سے ثابت ہے اور ارشاد باری تعالی ہے:

ون وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکۡمًا لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ (المائدہ ۵/۵۰)

زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اور وہ جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

واللہ الموفق

تنبیہ

صلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

میں نے مجلہ ''اقراء'' شمارہ نمبر ۶۰۴ مجریہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۴۰۷ ہجری میں ارسطو اور ارسطوقان کے درمیان گفتگو کے زیر عنوان ایک مقالہ دیکھا جس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ ''طبیعت غلطی کرتی ہے اور انسان اس کی تصیح کر دیتا ہے۔'' حالانکہ یہ بات ایک منکر عظیم اور کفر صریح ہے۔ یاد رہے فلاسفہ کا اللہ رب ذ

تمہارا پروردگار حکمت والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔''

اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا (النساء ۴/۲۴)

چھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔''

لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَ ہُمۡ یُسۡـَٔلُوۡنَ (الانبیاء ۲۱/۲۳)

ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اس کی) ان سے پرسش ہوگی۔''

حکمت وعلم کا تقاضا ہے، ظالموں، کافروں اور جاہلوں کی باتوں سے وہ پاک ہے اور وہ بہت ہی بلند وبالا اور ارفع واعلی ہے۔ اللہ تعالی اور اس کے بندوں کے لئے نصیحت چونکہ واجب ہے اور اسی واجب سے عہدہ برا ہونے کے لئے یہ سطور لکھی گئی ہیں۔

واللہ ولی التوفیق وہو حسبنا ونعم الوکیل وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ڈائریکٹر جنرل

برائے ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوۃ وارشاد